السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا میت کو حسبِ خواہش قبرستان سے علیحدہ رہائشی جگہ کے صحن میں دفن کیا جاسکتا ہے ؟ (عبدالرزاق اختر، محمدی چوک، حبیب کالونی گلی نمبر ۱۲، رحیم یارخان) (مارچ ۲۰۰۵

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو رہائشی جگہ میں دفن نہیں کرنا چاہیے، ''صحیح بخاری'' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

(فَاِنْ اَذِنَتْ لِیْ فَادْفِنُوْنِیْ وَاِلَّا فَرُدُّوْنِیْ اِلٰی مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ' (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ، رقم: ۱۳۹ '

''یعنی ''اگر ام المومنین علیہن السلام مجھے آنحضرت رحمہ اللہ کے ساتھ دفن کرنے کی اجازت دے دیں تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے مسلمانوں کے عام قبرستان میں دفن کردینا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دفن کا اصل مقام قبرستان ہے۔ ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے:

(لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ' (صحیح مسلم، بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِی بَیْتِہِ، وَجَوَازِہَا فِی الْمَسْجِدِ، رقم: ۷۸۰ '

''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت رقم طراز ہیں:

(فَاِنَّ ظَاہِرَہٗ یَقْتَضِی النَّہْیَ عَنِ الدَّفْنِ فِی الْبُیُوْتِ مُطْلَقًا۔' (فتح الباری: ۱/ ۵۳۰ '

''حدیث کا ظاہر اس بات کا متقاضی ہے کہ گھروں میں دفن کرنا منع ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 176

محدث فتویٰ